© rasailojaraid.com

دینی مدارس کی حُسن کارکردگی

برصغیر پاک وہند میں دینی مدارس کی نہایت شاندار اور تابناک تاریخ ہے۔ ان کے قیام سے لیکر آج تک یہ مدارس لازوال داستانیں مرتب کرتے چلے آئے ہیں۔ ان کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی بہت لمبی فہرست ہے۔ ان اداروں نے جہاں معاشرہ کی بنیادی دینی ضرورت کو پورا کیا ہے وہاں ممتاز علماء دانشور اور مفکرین بھی پیدا کئے ہیں۔ جنہوں نے امت کی قیادت وسیادت کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ برصغیر میں خاص طور پر فکری انقلاب برپا کرنے مین ان مدارس کا کلیدی کردار رہا ہے۔ جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں ہم مدارس کی تاریخ دھرانا نہیں چاہتے بلکہ موجودہ حالات کے تناظر میں ان مدارس کی کارکردگی اور معاشرتی کردار پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکے کہ موجودہ دینی مدارس واقعی معاشرتی ضرورت ہی نہیں بلکہ اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں ان کی ضرورت دوچند ہو جاتی ہے۔

گذشتہ ایک عشرہ سے ان مدارس کے خلاف ایک سوچے سمجھے پروگرام کے مطابق سازشیں تیار ہو رہی ہے۔ ایوان اقتدار میں براجمان ایک طبقہ ان مدارس سے نہ صرف خوفزدہ ہے بلکہ وہ ان کی ایسی خوف ناک تصویر حکام بالا کو دکھا رہا ہے۔ جس سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور اپنی مسند اقتدار کو لاحق خطرات کی اصل وجہ ان مدارس کو قرار دینے لگے۔ انہیں جہاں رجعت پسند کہا گیا وہاں مذہبی انتہا پسندی کا الزام بھی دیا گیا ان مدارس کو دہشت گردی کے کیمپ قرار دیا گیا۔ اور ان کے خلاف ایک محاذ قائم کر دیا گیا۔ ان کی اصلاح کرنے کیلئے جامع منصوبے بنائے جانے لگے اور یہ احساس دلایا گیا کہ ان مدارس میں جو علوم پڑھائے جاتے ہیں وہ مہذب زندگی گزارنے کے لئے ناکافی ہیں۔ محض دینی علوم کی تدریس سے انسان روشن خیال نہیں بنتا لہٰذا مذہبی تعلیم کے ساتھ بزعم خود عصری علوم انگریزی، سائنس ریاضی وغیرہ پڑھائی جائے تا کہ یہ طالب علم بھی قومی دھارے میں شامل ہو کر ملک کی خدمت کر سکیں انہیں بھی مختلف محکموں میں ملازمت کے مواقع میسر آئیں۔ (کتنی مضحکہ خیز پیشکش ہے حکومتی تعلیمی ادارے جہاں سارے مضامین وہی پڑھائے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے طلبہ قومی دھارے میں شامل ہو کر اعلیٰ ملازمتیں حاصل کر سکتے ہیں لیکن یہ بات اب راز نہیں رہی کہ اعلیٰ ڈگریوں کے حامل ہزاروں افراد بے روزگاری کا شکار ہیں پہلے حکومت انہیں معقول روزگار فراہم کرے) اس ضمن میں بعض محکموں نے تعاون کا ایک سلسلہ بھی جاری کیا اور بعض مدارس کو کمپیوٹر فراہم کر دیئے تا کہ وہ طلبہ کو کمپیوٹر سائنس کی تعلیم دیں علاوہ ازیں دیگر مراعات بھی شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو مدارس دینیہ کے بارے میں منفی سوچ رکھتے ہیں اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کا حصہ ہیں وہ دراصل دینی مدارس کے ماحول نظام نصاب اور طریقہ تدریس سے جاہل اور ناآشنا ہیں وہ ان لوگوں کے مزاج سے بھی ناواقف ہیں جو ان مدارس میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے زندگی میں کبھی بھی مدارس کا رخ نہیں کیا اور نہ ہی کبھی جا کر اس ماحول کو قریب سے دیکھنے کی زحمت کی بلکہ سنی سنائی باتوں کی آڑ میں نشتر چلاتے ہیں اور لوگوں کو ان مدارس سے متنفر کرتے ہیں اور من گھڑت قصے اور واقعات ان کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں ایک عام تصور تو یہ ہے کہ دینی مدرسہ کسی مسجد سے ملحقہ حجرہ کا نام ہے۔ جس میں کوئی مولوی صاحب نہ جانے طلبہ کو کیا سکھلا رہے ہیں تاریک کمروں میں ان کی فکری رہنمائی کی جاتی ہے جو باہر کی دنیا سے بالکل ناواقف ہیں یہی وہ نکتہ ہے جس کی وجہ سے مدارس بدنام ہوئے اور ہر آنے والا حکمران ان کی اصلاح کیلئے نئے اقدامات کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالانکہ واقعات اس کے خلاف ہیں۔ دینی مدارس کے نظم ونسق ان کے نظام تعلیم اور طریقہ تدریس سے آشنا ہر وہ شخص بخوبی جانتا ہے کہ اس میں زیر تعلیم طلبہ کس قدر مہذب اور مودب ہوتے ہیں اور اسلامی علوم کی تدریس سے ان کے قلب و اذہان میں کتنی وسعت پیدا ہوتی ہے مدارس کا اپنا ایک مزاج ہے۔ چونکہ ان کے ہاں بنیادی تعلیم اسلامی علوم ہوتے ہیں۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ انگریزی، ریاضی اور دیگر کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں اکثر مدارس میں اس کا اہتمام موجود ہے۔

ان مدارس میں تعلیم کے ساتھ تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے اور طلبہ میں اعلیٰ اخلاقی روایات پیدا کی جاتی ہیں۔ تا کہ معاشرہ میں جا کر ہر طبقے کے لوگوں کے ساتھ عمدہ طریقے سے پیش آ سکیں۔ اور حکیمانہ انداز میں اسلام کی دعوت دے سکیں چونکہ ان طلبہ کو اسلام کے ابدی پیغام کو ہر فرد تک پہنچانے کا فریضہ سونپا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی تیاری بھی ایک خاص طریقے سے کی جاتی ہے۔ ان میں حلم بردباری صبر وتحمل استقامت ایسے اوصاف پیدا کئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ دنیاوی اغراض سے بے نیاز ہو کر آخرت کی فکر میں اپنا مشن پورا کرتے ہیں چونکہ ان کی نظر میں دنیا کی رنگینیاں کوئی معنی نہیں رکھتی اس لئے کچھ باتیں لوگوں کے مزاج کے خلاف بھی کہہ جاتے ہیں جو مبنی برحقیقت ہوتی ہیں جس بنا پر لوگ انہیں سخت مزاج قرار دیئے دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگوں کے خیرخواہ ہوتے ہیں اور ان کی بھلائی کی بات ہی کرتے ہیں۔

یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اس وقت وطن عزیز میں جو اسلامی اقدار نظر آ رہی ہے وہ ان مدارس کی مرهون منت ہیں۔ اسلامی بود وباش تہذیب وثقافت کا وجود ان مدارس سے قائم ہے۔ اس لئے ان کی یہ حسن کارکردگی قابل تحسین ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اس فکری کشمکش میں اسلامی افکار اور عقائد کا تحفظ بھی یہی ادارے کر رہے ہیں۔ ورنہ وہ بڑے سرکاری تعلیمی ادارے جو نظریات سے عاری نظر آتے ہیں ان میں الحاد لادینیت کا پرچار کثرت کے ساتھ ہوتا ہے اس وقت سب سے زیادہ قابل اصلاح ہین جہاں کروڑوں روپے کا بجٹ صرف ہو رہا ہے۔ لیکن نتائج کس قدر سنگین ہوتے ہیں بالخصوص پاکستان جو کہ ایک نظریاتی ملک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے یہاں کے عام تعلیمی اداروں میں سب سے زیادہ توجہ اسلامی افکار کو اجاگر کرنے پر لگانی چاہئے تاکہ ان اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ پکے سچے مسلمان بھی ہوں۔ اس لئے ہماری ان تمام افراد سے گزارش ہے کہ وہ دینی مدارس کی اصلاح اور انہیں قومی دھارے میں لانے کی فکر نہ کریں یہ ادارے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے ہی اسلامی قومی ملی فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اس لئے وہ ان اداروں کی فکر کریں جو سرکاری سرپرستی میں چل رہے ہیں ان کا قبلہ درست کریں بلکہ ان کی مکمل اصلاح کریں۔

امام الحرم المکی **الشیخ عمر بن محمد السبیل** کا سانحہ ارتحال

یہ خبر پوری دنیا میں نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی اور سنی گئی کہ عالم اسلام کے عظیم عالم دین، دانشور اور مفکر امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ کے فرزند ارجمند اور مسجد الحرام کے امام اور خطیب الشیخ عمر محمد السبیل رحمہ اللہ کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہونے سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ آپ کے اہل خانہ اور خاندان کیلئے ہی عظیم سانحہ نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے مسلمان اس حادثہ پر دل گرفتہ اور غم زدہ ہیں اور اس دکھ کی گھڑی میں وہ فضیلۃ الشیخ محمد السبیل حفظہ اللہ کے ساتھ ہیں۔

الشیخ رحمہ اللہ کی عمر تقریباً 45 برس تھی۔ آپ کا شمار سعودیہ کے ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ اپنی نیکی طہارت اور زہد وتقویٰ کی بدولت مسجد الحرام کے امام اور خطیب مقرر ہوئے۔ انتہائی سنجیدہ اور کم گو رہنے والا یہ نوجوان عوام الناس میں بے حد مقبول تھا ان کی آواز اپنے والد سے ہو بہو ملتی جلتی تھی۔ بڑے باوقار خطیب تھے عالمی مسائل پر گہری نظر تھی یہی وجہ ہے کہ اپنے خطبوں میں ہمیشہ عالم اسلام کے اہم مسائل کو موضوع سخن بناتے۔ اور امت اسلامیہ کو انکی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے تھے۔ بالخصوص اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی سازشوں سے باخبر رہتے تھے۔ اور عالمی فورم پر آواز اٹھاتے تھے۔ آپ نے بے شمار عالمی کانفرنسوں میں شرکت کی اور دشمنان اسلام کے ناپاک ارادوں کو ہمیشہ بے نقاب کیا۔ گذشتہ سال بنکاک میں ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں آپ نے قادیانیوں کی سازشوں کا زبردست محاسبہ کیا اور ان کے گماشتوں کو خبردار کیا کہ اگر وہ اپنی ریشہ دوانیوں سے باز نہ آئے تو پھر قادیانیوں کے خلاف تحریک کی قیادت وہ خود کریں گے۔

آپ کلیۃ الشریعۃ مکہ یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے انہیں اسلامی علوم بالخصوص علوم فقہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔ تشنگان علوم دینیہ آپ کے حلقہ درس میں کثرت کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ بہت ملنسار اور خلیق تھے پاکستان سے دلی محبت رکھتے تھے اور اس کی تعمیر وترقی اور فلاح و بہبود کے خواہاں تھے گذشتہ حالات اور پاکستان کے خلاف عالمی سازشوں پر بے حد ملول تھے۔ اور اپنی پریشانی کا اظہار اکثر دوستوں سے کیا کرتے تھے اور پاکستانی قیادت کو ہمیشہ تلقین کرتے کہ وہ وطن عزیز کی قدر و منزلت کو جانیں اور نہ صرف اس کی حفاظت کریں بلکہ عالمی قائدانہ کردار ادا کریں۔

گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر ان کے ساتھ ایک نشست ہوئی، جس میں دیگر امور کے علاوہ پاکستان کے حالات اور افغانستان میں امریکی مداخلت پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ آپ ان حالات پر بے حد رنجیدہ تھے۔ اور دعا گو تھے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی حفاظت فرمائے۔ آپ کی اچانک اور المناک موت سے عالم اسلام ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے جہاں ہم ایک مفکر، مدبر اور محسن سے محروم ہوئے ہیں۔ وہاں ان کے اہل خانہ ایک شفیق اور لائق فرزند سے محروم ہوئے ہیں۔ ان کی عیادت کیلئے دو مرتبہ رئیس الجامعہ نے الشیخ صاحب سے گفتگو کی اور وفات پر بھی تعزیتی فون کیا ہم سب ان کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہیں اور الشیخ حفظہ اللہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں وہاں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ الشیخ عمر کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کی دینی وملی خدمات کو قبول فرمائے اور تمام لواحقین، اہل خانہ کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

ممتاز عالم دین حضرت **مولانا محمد مدنی** (رحمہ اللہ) کی رحلت

جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم کے مہتمم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر ممتاز عالم دین بے مثال خطیب مولانا محمد مدنی 18 فروری 2002 کو رحلت فرما گئے۔ آپ ایک عرصہ سے علیل تھے اور جناح ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کے سامنے پوری کائنات بے بس ہے موت کا وقت مقرر ہے اور مولانا بھی آخرت کو سدھار گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم بے باک خطیب اور بہترین منتظم تھے۔ آپ جامعہ اثریہ جہلم کے مہتمم تھے جو کہ علاقہ بھر کی ایک ممتاز درسگاہ ہے آپ نے جہلم اور اس کے گردونواح میں لاتعداد مساجد تعمیر کروائیں، اور علاوہ ازیں کئی خیراتی ادارے قائم کئے آپ نے مصروف ترین زندگی گزاری، دعوتی اور اصلاحی کانفرنسوں میں شرکت کرتے۔ حرمین شریفین موومنٹ قائم کی۔ اور اس کے تحت لاتعداد پروگرام کئے۔ آپ کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ مدتوں پر نہ ہو سکے گا۔ بلاشبہ جہاں جامعہ اثریہ جہلم اور اس کے تحت ادارے متاثر ہوئے وہاں مرکزی جمعیت کو بھی ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اللہ مرحوم کی تمام دینی ملی کوششوں کو قبول فرمائے اور بشری لغزشوں کو معاف فرمائے انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے ادارہ جامعہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

ممتاز مفکر **پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب** کا سانحہ ارتحال

قرآن فہم انسٹی ٹیوٹ کے مہتمم ممتاز عالم دین علامہ پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب کو گذشتہ دنوں دہشت گردوں نے شہید کردیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم نے اسلامی علوم کی تعلیم پاکستان اور سعودی عرب سے حاصل کی اور پاکستان کے معروف عالم دین حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے ساتھ بطور سیکرٹری ایک عرصہ تک کام کیا عربی زبان پر مکمل عبور رکھتے تھے مختلف جگہوں پر تدریسی کام سرانجام دیتے رہے آپ فرقہ واریت کے سخت مخالف تھے اور ہمیشہ رواداری، تحمل اور بردباری کا درس دیتے تھے۔ گذشتہ چند سالوں سے آپ نے لاہور میں قرآن فہمی کے ضمن میں مختلف جگہوں پر درس شروع کئے تھے جو کہ بہت مقبول ہوئے اور پھر فہم قرآن انسٹیٹیوٹ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور ترجمہ کلاسیں شروع کی علاوہ ازیں فہم قرآن کے لئے آسان زبان میں مختلف کتابیں تحریر کی جو کہ شامل نصاب تھیں اور ایک مجلّہ کا اجراء بھی کیا جس میں قرآن حکیم کی تدریس اور تراجم کے حوالے سے عمدہ راہنمائی ملتی تھی۔ آپ کو اعلیٰ صلاحیت اور علمی وجاہت کی بناء پر گذشتہ سال اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر منتخب کیا گیا۔ اس اچانک حادثے سے ہم سب ایک بہترین استاد اور ممتاز عالم دین سے محروم ہوئے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے ادارہ جامعہ اس غم کی گھڑی میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

© rasailojaraid.com